Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۵ جنوری ۱۹۶۷ء | صلح ۱۳۴۶ ہش | نمبر ۴

اخبار احمدیہ

—٭ ربوہ ۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ گردوں میں انفیکشن کے علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جا رہی ہیں ان کی وجہ سے ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—٭ لاہور ۳ جنوری۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان آجکل بہت بیمار ہیں اور بغرض علاج گیرن ہسپتال میو روڈ لاہور کے آفیسرز وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان مبارک ایام میں توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ نیز آپ کے بڑے فرزند حمید اختر صاحب بھی راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ اور وہاں ہسپتال میں داخل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

—٭ حضرت مصلح موعود نے فرماتے ہیں:۔
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"
(افسر امانت)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو

نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے

"نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو۔ اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے علاوہ اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو۔ اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو۔ کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں۔ ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شے ہے جو گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اہل بیت کی طرف سے

فضل عمر فاؤنڈیشن میں پیش کردہ وعدوں کی ادائیگی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت (بہر دو حرم تیرہ صاحبزادگان اور نو صاحبزادیاں) نے اپنی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے مشترکہ طور پر ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس مشترکہ وعدہ میں اپنے حصہ کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خالصۃً اپنی طرف سے علیحدہ بھی دس ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اپنی اور بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ مذکورہ بالا مشترکہ وعدہ سے زائد نقد داخل خزانہ فرمایا تھا۔ اسی طرح اہل بیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وعدہ مجموعی طور پر ایک لاکھ + دس ہزار + ایک ہزار + ایک ہزار۔ کل ایک لاکھ بارہ ہزار روپیہ کا ہو گیا۔ اس وعدہ میں سے اب تک حسب ذیل رقم ادا ہو چکی ہے۔

(۱) مشترکہ وعدہ — ایک لاکھ روپیہ میں سے (سابقہ ادائیگی کے علاوہ) ۱۸۲۲۲ روپیہ کا چیک موصول ہوا ہے۔ اس طرح ۳۳،۳۳۳ روپیہ کل کا ⅓

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا زائد وعدہ — دس ہزار میں سے ۵ ہزار کل کا ½

۳۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا تعالیٰ کا زائد وعدہ — ایک ہزار میں سے ایک ہزار سو فیصدی

۴۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ کے زائد وعدہ ایک ہزار میں سے ایک ہزار سو فیصدی

میزان ادائیگی = ۴۰،۳۳۳ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان محترم وجودوں کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اسے فاؤنڈیشن کے لئے بابرکت بننے اور جماعت کے دوسرے وعدہ کنندگان احباب کو بھی اس اسوہ حسنہ کو جلد اپنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۱ء

موجودہ الحادی ذہنیت پر اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

مغرب میں سائنسی علوم و فنون کی ترقی نے جو بے خدا تہذیب پیدا کی۔ اس کا اثر دوسری اقوام کے ساتھ مسلمانوں پر بھی بری طرح پڑ رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نو تعلیم یافتہ لوگ یہ رائے ظاہر کرنے لگے ہیں کہ اسلام کے اصولوں کو موجودہ زمانے کے حالات کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے تاکہ موجودہ ترقی یافتہ ذہنیت ان کو قبول کر سکے۔ جیسا کہ ماہنامہ ثقافت میں جناب وحید الدین کے نوٹ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام پسند طبقہ اور اہل علم حضرات اس معاملہ میں کافی سے بیچین نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اصول جاودانی ہیں اور ان میں تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ذہول اس لئے ہوتا ہے کہ موجودہ ماحول میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ جب تک اس کی تجدید معجزانہ طریق سے نہ ہو مادیات انسان پر غالب آئیں گے۔ محض اسلامی قانون کو نافذ کرنے سے یہ عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلامی شریعت کی حقیقی بنیاد ایمان بالغیب پر ہے۔ اور جب تک ایمان بالغیب پر ایمان قائم نہ ہو اسلامی قانون بھی انسانی قانون کے درجہ پر آجاتا ہے۔ اسلامی قانون کا مرکزی نقطہ اخلاص ہے یعنی ایسا ایمان جو کسی وجہ سے متزلزل نہ ہو سکے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کی روحانی بنیاد انسانوں کے دلوں میں ایسی حق الیقین کے درجہ پر ہو جس درجہ پر مادی اشیاء کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

مغربی علوم اور اسلام کے تصادم کے متعلق ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جو آپ نے سر سید مرحوم کے خیالات کی تردید میں لکھی تھی۔ اور جو آپ کی عظیم تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں بطور حاشیہ کے شائع ہوئی ہے اس سے مغربی علوم اور اسلام کی جنگ میں اسلام کی برتری اور اس کے غلبہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ فہو ھذا۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدید کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں سے چڑھ چڑھ کر آویں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔

میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرتے ہیں۔ اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔ افسوس کہ جن باتوں میں سے ایک بات کو بھی ماننا اس امر کو مستلزم ہے کہ اسلام کے سارے عقائد سے انکار کیا جائے۔ ان باتوں کا ایک ذخیرہ کثیرہ آپ نے مان لیا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ باوجود انکار معجزات، انکار ملائک، انکار اخبار غیبیہ، انکار وحی، انکار اجابت دعا وغیرہ انکارات کے آپ جابجا یہ لکھتے گئے کہ قرآن برحق۔ رسول برحق۔ اسلام برحق اور مخالفت اس کے سب باطل۔ تو ان متضاد خیالات کے جمع ہونے کی وجہ سے آپ کی تالیفات اس عجیب حیوان کی مانند ہو گئیں کہ جو ایسا فرض کیا جائے کہ جس کا منہ آدمی کا ہو اور دم بندر کی اور کھال بکرے کی اور پنجے بھیڑیئے کے اور دانت ہاتھی کے کھانے کے اور دکھانے کے اور پھر نہایت افسوس کی جگہ یہ ہے کہ شیعوں کی طرح آپ کے کلام میں تقیہ بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اذ بعض او العلماء کے بیان کرنے میں آپ ایک ایسی ذوالوجوہ بات بیان کر جاتے ہیں جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا۔ اور شتر مرغ کی طرح آپ کا کلام دونوں صورتوں کی گنجائش رکھتا ہے شتر کی بھی اور مرغ کی بھی۔ شاید آپ اپنے اس نمونہ کو جو ابھی میں رد کر چکا ہوں۔ دوسرا اگر کہیں کہ اس قسم کی تالیفات کی زمانہ کو ضرورت تھی۔ اور شاید آپ کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی فتنہ میں تمام مال غارت ہوتا دیکھیں تو یہ کچھ بری بات نہیں کہ اگر کچھ تھوڑا سا نقصان اٹھا کر بڑے نقصان سے بچ سکیں تو بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تھوڑے کا ہاتھ سے جانا اس سے بہتر ہے کہ سارا جائے۔ لیکن یہ تمام خیالات آپ کے قلت تدبر سے ہوں گے۔ آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔ پھر آپ کو دب کر صلح کرنے کی فکر کیوں پڑ گئی۔ آپ نے اسلام کے لئے بجز اس کے اور کیا کیا ہے کہ فلسفہ موجودہ کے بہت سے باطل خیالات کو مان لیا۔ اور اس کتاب کو جس کے ایک ایک حرف سے شان خدا نظر آتی ہے فلاسفر دنیا کے خیالات کے تابع کرنا چاہا۔ اور گرگر کر صلح کے لئے مجبوری ظاہر کی۔ سو میرے خیال میں آپ کی یہ کارروائیاں اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے بچا نہیں سکتیں۔ بلکہ اس کی شاخوں میں سے یہ بھی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ آپ نے اسلامی قلعہ کے اندر ہو کر دشمنوں کے لئے دروازہ کھول دیا اور مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھنے میں کوشش کی تا دشمن بآرام دامن اس شہر میں داخل ہو کر جس طرح چاہیں دست برد کریں اور مسلمان کچھ ہاتھ پیر نہ ہلا سکیں۔ مگر میری یہی رائے ہے کہ آپ نے یہ طریق عمداً اختیار نہیں کیا۔ بلاشبہ آپ کی نیت بخیر ہوگی۔ کیونکہ آپ کی تالیفات سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ آپ کے اسلامی خیر خواہ ہونے میں شک نہیں۔ گو آپ کی خیر اندیشی درحقیقت بد اندیشی کا کام دے گئی۔ اور یہ قوم کی بدقسمتی ہے کہ ایک مصلح کے پیرایہ میں وہ ضرر آپ سے مسلمانوں کو پہنچ گیا کہ شاید کوئی مفسد بالجبر بھی ایسا ضرر نہ پہنچا سکتا۔

شاید آپ یہ عذر کریں کہ اس طریق کے اختیار کرنے میں ایک حکمت عملی تھی۔ اور وہ یہ کہ آپ نے ایسے وقت میں یہ تالیفات کیں جب مغربی علوم کے بد اثر بہت قوت سے دنیا میں پھیلتے جاتے تھے اور طوفان ضلالت بہت طغیانی پر تھا۔ تو آپ نے نجاست خوروں کے لئے ایک نجاست بطور غذا کے پیش کر دی۔ تا وہ اسلام سے باہر نہ جائیں۔ نجاست کھائیں اور اسلام میں تو رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آپ کی نسبت بعض کا یہ مقولہ شاید کسی قدر ٹھیک ہو کہ اگر ایسے لوگوں کے لئے سید صاحب ایسی غذا پیش نہ کرتے تو خدا معلوم وہ کن حیوانات کی قطار میں مل جاتے اگر آپ کی یہی نیت تھی تو پھر بھی میرے نزدیک غلطی سے خالی نہیں کیونکہ آپ کسی کے بد مادہ کو اس کے تقاضائے ظہور سے روک نہیں سکتے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کل یعمل علی شاکلتہ یعنے ہر ایک شخص اپنی فطرت کے موافق عمل کرتا ہے انسان کو چاہیئے کہ مسائل صحیحہ کا معلّم ہو جاوے کوئی ان کو قبول کرے یا ردّ کرے۔ یہی طریق انبیاء ہے نہ یہ کہ دوسرے کو اندھا دیکھ کر اپنی آنکھ بھی پھوڑے۔ شاید آپ کے دل میں یہ عذر بھی مخفی ہو کہ اس نئے فلسفہ کے طوفان کے وقت اسلام کی کشتی خطرناک حالت میں تھی۔ اور گو وہ کشتی جواہرات اور نفیس مال و متاع سے بھری ہوئی تھی مگر چونکہ وہ تہلکہ انگیز طوفان کے نیچے آگئی تھی اس لئے اس ناگہانی بلا کے وقت یہی مصلحت تھی اور اس کے بغیر کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ کسی قدر وہ جواہرات اور نفیس مال کی گٹھڑیاں دریا میں پھینک دی جائیں اور جہاز کو ذرا ہلکا کر کے جانوں کو بچا لیا جائے لیکن اگر آپ نے اس خیال سے ایسا کیا تو یہ بھی خود روی کی ایک گستاخانہ حرکت ہے جس کے آپ مجاز نہیں تھے اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالےٰ ہے نہ آپ وہ بار بار وعدہ کر چکا ہے کہ ایسے خطرات میں یہ کشتی قیامت تک نہیں پڑے گی اور وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور بادِ مخالف سے آپ بچاتا رہے گا جیسا کہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنے ہم نے ہی اس کلام کو اتارا اور ہم ہی اس کو بچاتے رہیں گے سو آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ اس ناخدا کی غیبی ہدایت کی انتظار کرتے اور ولی الیقین سے سمجھتے کہ اگر طوفان آگیا ہے تو اب اس ناخدا کی مدد بھی نزدیک ہے جس کا نام خدا ہے جو مالک جہاز بھی ہے اور ناخدا بھی۔ پس چاہیئے تھا کہ ایسی بے رحمی اور جرأت نہ کرتے اور آپ ہی خود مختار بن کر بے بہا جواہرات کے صندوق اور زرِ خالص کی تھیلیاں اور نفیس اور قیمتی پارچات کی گٹھریاں دریا میں نہ پھینکتے۔ خیر ہرچہ گذشت گذشت اب میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور بشارت پہنچاتا ہوں کہ اس ناخدا نے جو آسمان اور زمین کا خدا ہے زمین کے طوفان زدوں کی فریاد سُن لی اور جیسا کہ اس نے اپنی پاک کلام میں طوفان کے وقت اپنے جہاز کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ پورا کیا اور اپنے ایک بندہ کو یعنے اس عاجز کو جو بول رہا ہے اپنی طرف سے مامور کر کے وہ تدبیریں سمجھا دیں جو طوفان پر غالب آویں اور مال و متاع کے صندوقوں کو دریا میں پھینکنے کی حاجت نہ پڑے۔ اب قریب ہے جو آسمان سے یہ آواز آوے کہ قیل یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی و غیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجودی مگر ابھی تو طوفان زوروں میں ہے۔ اسی طوفان کے وقت خدا تعالےٰ نے اس عاجز کو مامور کیا اور فرمایا واصنع الفلک باعیننا و وحینا یعنے تو ہمارے حکم سے اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی طیار کر اس کشتی کو اس طوفان سے کچھ خطرہ نہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس پر ہوگا سو وہ خالص اسلام کی کشتی یہی ہے جس پر سوار ہونے کے لئے میں لوگوں کو بلاتا ہوں اگر آپ جاگتے ہو تو اٹھو اور اس کشتی میں جلد سوار ہو جاؤ کہ طوفان زمین پر سخت جوش کر رہا ہے اور ہر ایک جان خطرہ میں ہے۔ اگر آپ انصاف پسند ہوں تو سب سے پہلے آپ اس طوفان کے وجود کا اقرار کر سکتے ہیں بلکہ آپ نے تو کئی جگہ اقرار کر دیا ہے کہ اسلام کی کشتی کو طوفان سے بچانے کا وعدہ جو قرآن کریم میں موجود ہے اسی طوفان اور اسی وعدہ کا زمانہ یہی ہے ایسے طوفان کا زمانہ اس امت پر کبھی نہیں آیا جو اب آگیا۔ دنیا نے کبھی علم اور مذہب کی وہ لڑائیاں نہ دیکھیں جو اب ہو رہی ہیں کبھی کسی پرانے طبعی اور فلسفہ نے اسلام کا ایسا نقش مٹانا نہ چاہا جو حال کا سائنس مٹانے کی فکر میں ہے کون اس درجہ کی عقلی اور علمی رہزنیوں کا پہلے زمانوں میں کوئی نشان دے سکتا ہے جن کو اب ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں کس کی یہ طاقت ہے کہ اس معقولی طوفان کا نمونہ کسی پہلے وقت میں دکھا دے جس کو اب ہم دن رات مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان دقیق در دقیق فلسفیانہ اور دہریانہ حملوں کی پہلے وقتوں میں کہاں نظیر مل سکتی ہے اور ان پیچ در پیچ عاقلانہ ہنگاموں کا قرونِ گذشتہ میں کہاں پتہ لگ سکتا ہے اس قسم کی علمی اور عقلی آفات کسی پہلے زمانہ میں کہاں ہیں جن کا اب اسلام کو سامنا ہوا ہے۔ کب اور کس وقت ایسی مشکلات کسی پہلے زمانہ میں بھی پیش آئی تھیں جو اب پیش آرہی ہیں۔ کیا آپ کو اس بات کا اقرار نہیں کہ یہ اشد درجہ کی علمی مباحث کی مصیبتیں اور صعوبتیں جو اب اسلام پر وارد ہیں اس کے پہلے زمانوں میں ایسی مصیبتیں کبھی وارد نہیں ہوئیں اور نہ آدم سے لے کر ایندم تک اس کی کوئی نظیر پائی جاتی ہے۔ کیا آپ اس بات کو نہیں مانتے کہ اس فلسفہ اور سائنس کی بلا اس بلا سے ہزارہا درجہ شدت اور غلظت میں بڑھ کر ہے جو یونانیوں کے علوم سے اسلامی ملکوں میں پھیلی تھی کیا آپ اس امر واقعہ کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ دشمن جو اب پیدا ہوا ہے اپنی قوتِ بازو میں ان تمام دشمنوں کے مجموعہ سے بڑھ کر ہے جو متفرق زمانوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں پھر آپ اس اقرار سے کہاں بھاگ سکتے ہیں کہ وہ پاک وعدہ جس کو یہ پیارے الفاظ ادا کر رہے ہیں کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ وہ انہیں دنوں کے لئے وعدہ ہے جو بتلا رہا ہے کہ جب اسلام پر سخت بلا کا زمانہ آئے گا اور سخت دشمن اس کے مقابل کھڑا ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سخت طوفان پیدا ہوگا تب خدا تعالیٰ آپ اس کا معالجہ کرے گا اور آپ اس طوفان سے بچنے کے لئے کوئی کشتی عنایت کرے گا وہ کشتی اس عاجز کی دعوت ہے اگر کوئی سن سکتا ہے تو سُنے۔ آپ احادیثِ نبویہ کے تو سرے سے انکاری ہیں پھر ہر ایک صدی پر مجدد آنے کی حدیث آپ کے سامنے پیش کرنا فضول ہے۔ آپ کیوں اس کو قبول کریں گے اس سے تو فراغت ہے مگر میں آپ کو اسی آیت موصوفہ بالا اور اسی کی مانند اور کئی آیتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں نے اس بحث کے موقعہ پر اسی کتاب میں لکھی ہیں۔ حضرت یہ وہ زمانہ ہے اور یہ وہ آفات ہیں کہ جن کے لئے ضرور تھا کہ عنایت ازلی آپ ہی توجہ کرتی۔ قرآن کریم اسی زمانہ کی بلاؤں کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنے ہم نے اس کلام کو اتارا اور ہم ہی اس کی عزت اور اس کی عظمت اور اس کی تعلیم کو دشمنوں کے حملوں سے بچائیں گے پہلے وہ زمانے تھے کہ اسلام کی ظاہری تلوار نے بہت سی فضول بحثوں سے فراغت کر رکھی تھی اور ظالم اور شریر طبع لوگوں کے لئے ان کے مناسب حال تدارک موجود تھا اور عہدِ نبوت بھی قریب تھا اور مسلمانوں میں تقوی اور طہارت اور سچی ہمدردی اسلام کی موجود تھی اب یہ سب کچھ ندارد۔ اور اب اسلام جیسا روئے زمین میں کوئی غریب اور یتیم اور مسکین نہیں اکثر اہلِ مقدرت اپنی عیاشیوں میں مصروف۔ اور ان کو اپنی دنیا کی عمارتوں کے بنانے اور اپنی لذّت کے سامان طیار کرنے یا کسی قدر ننگ و ناموس کے لئے مال خرچ کرنے سے فراغت نہیں اور مولوی لوگ اپنے نفسانی جھگڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور دعوتِ اسلام کی نہ لیاقت رکھتے ہیں نہ اس کا کچھ جوش نہ اس کی کچھ پروا۔ اگر ان سے کچھ ہو سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی بھائیوں اور اپنے جیسے مسلمانوں اور اپنے جیسے کلمہ گویوں اور اپنے جیسے اہل قبلہ کو کافر قرار دیں۔ دجّال کہیں اور بے ایمان نام رکھیں اور فتوے لکھیں کہ ان سے ملنا جائز نہیں اور ان کا جنازہ پڑھنا روا نہیں یہ ایسے ہیں اور ویسے ہیں اور کیا کیا ہیں۔

اور اس وقت کے پیرزادے اور گوشہ نشین بھی جو فقرا اور اہل اللہ کہلاتے ہیں۔ کانوں میں روئی دے کر بیٹھے ہوئے ہیں اسلام اُن کی آنکھوں کے سامنے ایک معصوم بچہ کی طرح ماریں پڑ رہی ہیں اور دشمن گلا گھونٹنے کو طیار ہے لیکن ان سخت دل نام کے فقیروں کو کچھ بھی پروا نہیں۔ پھر اسلام کس سے مدد چاہے اور کس کو اپنا ہمدرد سمجھے اوّل تو اسلام کے لئے ان تمام فرقوں سے کچھ خدمت ہوتی ہی نہیں اور اگر شاذونادر کسی سے ہو بھی تو وہ ریا اور ملونی سے خالی نہیں پھر اگر اسلام اس وقت غریب نہیں تو پھر کس وقت ہوگا۔ اور اگر یہ مصیبت کے دن نہیں تو پھر کب آئیں گے میں خدا تعالےٰ سے یقینی اور قطعی علم پا کر کہتا ہوں کہ یہ وہی سخت بلاؤں کے دن اور وہی دجالیّت کا زمانہ ہے جس کے آنے کی نبی معصوم علیہ السلام نے خبر دی تھی حال کے نادان مولوی انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دجالیت کبریٰ اور فتن عظمیٰ کا زمانہ نہیں مگر بات تو تب ہو کہ آدم سے لے کر تا ایندم ان عظیم الشان فتنوں کے جو اسلام کے جگر پر حربے مار رہے ہیں کوئی نظیر پیش کر سکیں۔ اور چونکہ اس زمانہ سے بکلی صلاحیّت اُٹھ گئی اور حقیقی تقویٰ جاتی رہی اور بعضوں کے ہاتھ میں صرف تقویٰ اور اعمال صالحہ کا پوست رہ گیا نہ مغز۔ اور بعضوں کے ہاتھ میں نہ پوست رہا اور نہ مغز۔ بجز خدا تعالیٰ کے پوشیدہ بندوں کے جو شاذونادر کے حکم میں ہیں اس لئے یہ زمانہ ایسا نہ رہا کہ خمیر سے خمیر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکے اور خدا تعالیٰ نے دیکھا جو زمین بگڑ گئی اور کوئی نہیں جو آپ اصلاح کر سکتا ہو۔ ایک بھی نہیں۔ اور اس نے دیکھا کہ کاموں اور کلاموں اور نیات اور عبادات ارادات میں فساد راہ پا گیا ہے اور اعمال درست نہیں رہے تب اس نے وعدہ کے موافق آسمان سے اس مقدس شخص کی شبیہہ کو اتارا جس کی پیروی کے دعوے کرنے والے بنیاد فساد اور زمین میں دجالیت کی نجاست پھیلانے والے تھے اور اصلیت سے بگڑ کر دجال اکبر بن گئے تھے اور چونکہ اس اترنے والے کے لئے یہ موقع نہ ملا کہ وہ کچھ روشنی زمین والوں سے حاصل کرتا یا کسی کی بیعت یا شاگردی سے فیض یاب ہوتا بلکہ اس نے جو کچھ پایا آسمان کے خدا سے پایا اسی وجہ سے اس کے حق میں نبی معصوم کی پیشگوئی میں یہ الفاظ آئے کہ وہ آسمان سے اُترے گا یعنے آسمان سے پائے گا زمین سے کچھ نہیں پائے گا اور حضرت عیسٰی کے نام پر اس عاجز کے آنے کا سِر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنے ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دیدی کہ تیری قوم اور تیری اُمّت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بیقرار ہوا اور اس کی رُوح سخت جنبش میں آئی اور اس نے زمین پر اپنی ارادات کا ایک مظہر چاہا تب خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کے موافق جو کیا گیا تھا مسیح کی روحانیت اور اس کے جوش کو ایک جوہر قابل میں نازل کیا سو ان معنوں کر کے وہ آسمان سے اُترا اسی کے موافق جو ایلیا نبی یوحنا کے رنگ میں اترا تھا مسلمان اگر اس قصہ کو جو انجیل میں موجود ہے اور خود حضرت مسیح کے فیصلہ سے تصفیہ یافتہ امر ہے منظور نہ کریں تو حدیث حدثوا عن بنی اسرائیل پر تو عمل کرنا چاہیئے اور تکذیب کے تو کسی طرح مجاز نہیں کیونکہ تکذیب سے ہر ایک مسلمان منع کیا گیا ہے اور تصدیق کے لئے اور بھی بہت سے دلائل قرآن کریم سے ملتے ہیں جن کا ہم اپنی دوسری تالیفات میں اور کچھ اس رسالہ میں بھی ذکر کر چکے ہیں۔ اب میں ان باتوں کو طول دینا نہیں چاہتا صرف اپنی اس تقریر کو اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اِس زمانہ کے اوہام دُور کروں اور ٹھوکر سے بچاؤں اور مجھے اس نے توفیق عنایت کی ہے کہ اگر آپ حق کے طالب ہوں تو میں آپ کی تسلّی کر دوں۔ سو اب میں خدا تعالیٰ کو اس بات پر شاہد کرتا ہوں کہ میں نے آپ کو آپ کی غلطیوں کے رفع کرنے کے لئے بلایا اگر اب بھی آپ خاموش رہے تو اللہ جلّشانہٗ کی حجت آپ پر پوری ہوگی اور آپ کے تمام گروہ کا گناہ آپ ہی کی گردن پر ہوگا۔ حضرت آپ کو اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں ہر یک جان ہے کہ آپ میرے اس نیاز نامہ کو لاپروائی سے ٹال نہ دیں اور سوچ سمجھ کر جواب شائع کریں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ تا ۲۷۰ حاشیہ)

لیلۃ القدر کی جامع و مانع خاص دعا

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

رمضان شریف کے بیس دن گزر جانے کے بعد آخری دس دنوں میں بعض ایسے اہم اور تاریخی مراحل آتے ہیں جنکی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان آخری دس دنوں میں غیر معمولی اہتمام سے عبادت۔ ذکرِ الٰہی فرمایا کرتے تھے لیلۃ القدر۔ اعتکاف۔ قرآن کریم کے دَور کا خاتمہ۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی یہ سب آخری عشرہ کی برکات ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا دخل
العشر اى العشر الاواخر
من رمضان شدّ مئزره
واحيا ليله واستيقظ
اهله۔ (بخاری)

یعنی جب رمضان شریف کے آخری دس ایام شروع ہوتے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم غیر معمولی عبادت میں اہتمام فرماتے اور ذکرِ الٰہی کے لئے شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ يجتهد فى العشر الاواخر مالا يجتهد فى غيره کہ آخری دس ایام میں دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ عبادت فرمایا کرتے تھے۔

نزول قرآن کا آغاز لیلۃ القدر سے ہوا جو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے۔ گویا آخری عشرہ میں لیلۃ القدر قرآن کریم کی سالگرہ کی رات بھی ہے۔ لیلۃ القدر کی اگر تعیین کر دی جاتی تو اصل مقصد فوت ہو جاتا اس میں حکمت ہی یہ ہے کہ ان آخری دس ایام میں غیر معمولی انہماک سے عبادت کی جائے جس میں حضورِ قلب ہو سوز و گداز ہو۔ لیلۃ القدر کا امتیازی مقصد یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کو ہر امر میں مقدم رکھو اور جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے ان کو ہی آسمان پر عزت دی جائے گی یہ لیلۃ القدر یاد دہانی ہے جو ہر سال ہوتی ہے کہ قرآن ہی مسلمانوں کے لئے پیام اوج و عروج ہے۔ یہ ایک آسمانی نعمت ہے جس کا نزول اس مبارک رات میں ہوا۔ اس عظیم رات کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ انسان اس وقت توبہ نصوح کر کے اپنے گناہوں کی مغفرت خدا تعالےٰ کے حضور طلب کرے اور آئندہ عمر میں تعمیری انقلاب پیدا کرے۔ اس رات کی فضیلت و عظمت حضورؐ کے اس ارشاد سے بھی عیاں ہے:۔

"اذا كان ليلة القدر
نزل جبرئيل عليه السلام
فى كبكبة من الملٰئكة
يصلون على كلّ عبد
قائم أو قاعد يذكر الله
عزّ وجلّ"

یعنی جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نزول فرماتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے۔

اس تاریخی اور مبارک رات کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ باقاعدہ اہتمام سے اس کی جستجو کرو چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ تحرّوا ليلة القدر کہ لیلۃ القدر کو تلاش کرو آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ اس ارشاد کے پیشِ نظر عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر کی ہے تو میں اس رات اللہ تعالےٰ سے کیا عرض کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو

اللّٰهمّ انك عفوٌّ
تحبّ العفو فاعف عنّى

"اے میرے اللہ! تو بہت درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنا تجھے پسند ہے۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو میری کوتاہیوں اور گناہوں سے درگزر فرما"

اس دعا کے لئے جن الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ بہت ہی جاذب۔ دلکش اور جامع ہیں۔ طبیعت میں رقّت اور سوز کی کیفیت پیدا کرتے ہیں جس سے نفس کی کدورتیں اور گناہ کی آلائشیں دُور ہو جاتی ہیں۔ ان مبارک دعائیہ کلمات میں اگر ایک طرف*

*اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے تو دوسری طرف خدا تعالےٰ کی صفت ستاری سے اپیل کرتے ہوئے درگزر فرمانے اور رحم کرنے کی درخواست ہے۔ اس میں یہ بھی بتلایا ہے کہ اے بندو! تم آپس میں اپنے معاملات کو سلجھاتے ہوئے عفو و درگزر اور حلم کی عادت ڈالو خدا تعالےٰ بھی تم سے درگزر فرمائے گا۔ اپنے باہمی امور معاشرت میں تحمل۔ مواسات۔ اخوت اور محبت اختیار کرو۔ مکر و فریب اور حیلہ سازی چھوڑ دو زندگی کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے عفو کی خوبی بہترین ذریعہ ہے اس سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔ اس دعا میں مومن کو یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کا خلاصہ اس دعا میں آجاتا ہے جو لیلۃ القدر میں کی جاتی ہے کیونکہ روزہ کی پابندیاں اور احکام ہر مومن سے صبر۔ ایثار۔ ضبطِ نفس۔ حلم اور اعتدال کا مطالبہ کرتی ہیں اور ان تمام اخلاقی خوبیوں و محاسن کا جامع و مانع نام عفو ہے۔ اس لئے بدقسمت ہے وہ شخص جو اس مبارک ماحول اور ان پاکیزہ ایام اور سب سے بڑھ کر اس لیلۃ القدر کے فضائل و خصائص سے کماحقہٗ فائدہ نہ اٹھائے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کسی بھائی کو دوسرا رمضان دیکھنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو سے

دقات قلب المرء قائلة لهٗ
ان الحياة دقائق وثوانى

دِل کی دھڑکنیں انسان کو مخاطب کرتی ہیں کہ زندگی چند منٹوں اور سیکنڈوں کا نام ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کیلئے

ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ اس موقعہ پر جہاں مخلصین جماعت جوق در جوق تشریف لاتے ہیں وہاں چند شر پسند اور ناپسندیدہ لوگ بھی آجاتے ہیں۔ اسلئے اگر احباب مندرجہ ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھیں تو انشاء اللہ تعالےٰ سفر میں آنے وقت اور واپسی کے وقت کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۱۔ احباب اپنے ہمراہ وہی سامان رکھیں جو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہو اور سفر میں آرام مہیا کر سکے۔ غیر ضروری کپڑے اور قیمتی زیورات وغیرہ اپنے ہمراہ لانے سے اجتناب کریں۔

۲۔ اپنے بندھے ہوئے سامان کے ہر نگ پر اپنے نام اور مکمل پتہ کی چٹیں گوند سے چسپاں کر دیں۔ ان پر اپنا مکمل پتہ لکھا ہو اور ربوہ آکر جہاں ٹھہرنا ہو وہ پتہ بھی تحریر کیا ہوا ہو۔

۳۔ تمام جماعتوں کے دوست اکٹھے ہو کر آنے کی کوشش فرماویں۔ جس سے سفر میں بہت سہولت رہتی ہے۔

۴۔ گاڑی پر سوار ہونے اور اترتے وقت جلدی نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ گاڑی پر سامان رکھیں اور اتاریں اور تمام رستہ اپنے سامان پر نگاہ رکھیں

۵۔ چھوٹے بچوں کو قیمتی زیورات یا مصنوعی زیورات نہ پہنائیں

۶۔ چھوٹے بچہ کو جو اپنے والدین کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو۔ اِدھر اُدھر نہ گھومنے دیں۔ اور اس کا نام معہ مکمل پتہ تحریر کر کے اس کی جیب میں رکھدیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں۔

۷۔ اسٹیشن یا اڈہ بس پر اترتے وقت صرف انہی قلیوں سے سامان اٹھوائیں جن کے پاس ناظم صاحب استقبال کے نمبر ہوں۔ سامان اٹھواتے وقت ان سے نمبر دریافت کریں اور پھر بھی انہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ سامان اتروا کر پوری تسلی کرنے کے بعد مزدوری دیں۔ اگر اسٹیشن یا اڈہ لاری پر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو ناظم استقبال کو فوری اطلاع دیں۔

۸۔ آپ کسی قیام گاہ میں ٹھہریں یا اپنے عزیز کے ہاں۔ جلسہ گاہ یا کسی اور جگہ جاتے وقت اپنے سامان کی حفاظت کا سامان کر کے جاویں۔ اور قیام گاہوں کے منتظمین کو اطلاع دے کر جایا کریں۔

۹۔ جلسہ گاہ سے نکلتے وقت یا کسی ایسے ہی دوسرے موقعہ پر جہاں بھیڑ ہو جلدبازی سے کام نہ لیں۔ اور تیزی سے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چلیں۔ اگر ایسے موقعوں پر آپ ہجوم کریں گے۔ اور جلدبازی سے کام لیں گے تو جیب تراش یا اسی قماش کے دوسرے لوگ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۱۰۔ مستورات سفر میں بھی اور راہ چلتے وقت بھی پردے کا خاص طور پر خیال رکھیں اسی طرح ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس سے حادثات کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص راستہ میں یا جلسہ کے ایام میں کسی اور موقعہ پر لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو بجائے اسکے ساتھ الجھنے کے اسے نہایت نرمی سے سمجھا دیں۔ کہ یہ مناسب نہیں۔

۱۲۔ دوست سفر کے دوران تمام راستہ۔ درود شریف۔ استغفار۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور یہ بھی دعا کرتے آئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر طرح خیر و خوبی سے گذار دے اور ہمیں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور جس مقصد کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس مقصد میں برکت عطا فرما دے۔ اسلام کو جلد جلد ترقی دے۔ اور تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین!

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۴ تا ۳۱ دسمبر کا گوشوارہ ظاہر کرتا ہے کہ احمدی خواتین کی طرف سے اس ہفتہ میں صرف آٹھ سو اکتیس روپے کے وعدہ جات آئے ہیں اور چھ سو اکاسی روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا اس وقت تک کل وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ بہتر ہزار اور کل وصولی تیس لاکھ اٹھارہ ہزار کی ہوتی ہے۔ اس ہفتہ میں پھر کچھ کمی آئی ہے۔

نیا سال سب احمدی بہنوں کو مبارک ہو۔ نیا سال اپنے ساتھ نئی ذمہ داریاں بھی لاتا ہے یہ ذمہ داری بھی آپ اپنی خوشی سے خود قبول کرتی ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ سنہ ۱۹۶۷ء ختم ہونے سے قبل آپ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش کریں گی اور پانچ لاکھ روپے کی رقم اکٹھی کر لیں گی۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ بار بار جماعت کی خواتین کے سامنے اس تحریک کو لائیں تا انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہو اور وہ اپنے اخراجات میں کمی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کا گھر بنوانے کے لئے قربانی کریں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اشاعت اسلام کے لئے بیش از بیش قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رمضان المبارک کے آخری ایام

دیارِ رحمت میں رہنے والو۔ یہ دن ہیں فیضانِ ایزدی کے
نشاط و تسکین کے جام بھر لو کھلے ہیں در بزم سرمدی کے

یہ دلنشیں دامنِ تلطّف۔ یہ دلنوازی۔ یہ دلربائی
وہ آپ خود پوچھنے کو آئے۔ کہ کس کو شکوے ہیں تشنگی کے

کبھی وہ پندارِ بے نیازی۔ کبھی یہ اعجازِ دلربائی
کبھی حجاب اور کبھی تبسم عجب طریقے ہیں دلبری کے

یہ قطرہ قطرہ شمار کیسا؟ لپٹ کے موجِ رواں کے ساتھ
دگرنہ کس کو خبر ہے اتنی کہ سانس کتنے ہیں زندگی کے

سجودِ پیہم سے آشنا رہ کہ اہل دل کا یہ تجربہ ہے
جبیں ہو گر خاکِ آستاں پر گلاب کھلتے ہیں چاندنی کے

جہاں یہ اکرام کرنے والے نگاہِ لطف و کرم اُدھر بھی
تو خود اگر ہو شریکِ محفل تو دن گذر جائیں زندگی کے

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۳۸۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار عبد القادر صاحب چنیوٹ : انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۳۹۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمد عمر صاحب ربوہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ : بالیاں طلائی دو عدد
۱۴۰۔ محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب دیپالپور ضلع ساہیوال : انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۴۱۔ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا : چوڑی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید اور رسالہ تحریک جدید

تحریک جدید کے سیکرٹریان حضرات جانتے ہیں کہ ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کی مساعی سے اپنوں اور بیگانوں کو آگاہ کرنے کے لئے مرکز سے ایک ماہوار رسالہ موسومہ "تحریک جدید" جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ ماہنامہ اپنی افادیت کے باعث اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول عام ہو رہا ہے۔ اس کی ادارت کے فرائض ہمارے ایک تجربہ کار اور صاحب قلم مبلغ مکرم نسیم سیفی صاحب ادا کر رہے ہیں جو اس رسالہ کے اردو اور انگریزی ہر دو حصوں کو مفید سے مفید تر بنانے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں حصہ لیں۔ اس غرض سے کہ زیادہ سے زیادہ افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس کا چندہ سالانہ صرف ۲/- روپے رکھا گیا ہے۔ اس ضمن میں مزید معلومات براہ راست مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر رسالہ مذکور سے حاصل کی جا سکتی ہیں تحریک جدید کے سیکرٹری صاحبان اپنی مساعی کی رپورٹ دفتر ہذا کو ارسال کرتے وقت رسالہ تحریک جدید سے متعلق مساعی بھی تحریر فرمایا کریں۔ تا کہ اسکی ترقی کی رفتار کا صحیح علم ہو سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعمیر ہال و دفتر خدام الاحمدیہ اور مجالس کی ذمہ داری

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا ایک وسیع ہال جس میں ہمارے سالانہ اجتماعات اور تربیتی کلاسز منعقد ہو سکیں گی تعمیر ہو چکا ہے۔ ہال کے ساتھ دفتر اور لائبریری بھی زیر تعمیر ہے۔ ان تعمیرات کی تکمیل کے لئے ابھی ایک کثیر رقم کے اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ اندریں حالات فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال مجالس مجموعی طور پر بیس ہزار روپے (Rs 20,000/-) اکٹھا کریں۔ یہ رقم تین سو تیرہ (۳۱۳) کی سکیم کے علاوہ ہے۔ مرکز کی طرف سے ہر مجلس کے ذمہ چندہ تعمیر ہال و دفتر مقرر کر کے اطلاع دی جا چکی ہے۔ امید ہے۔ تمام مجالس کو ہمارا سرکولر مل چکا ہوگا۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اس رقم کو ایک معین پروگرام کے تحت وصول کر کے ہر ماہ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

۲۔ وصولی کا ایک طریق یہ ہو سکتا ہے کہ خدام سے چندہ مجلس کے ساتھ ہی ہر ماہ بجٹ کا کم از کم ½ حصہ وصول کر لیا جائے۔ اسکے علاوہ مقامی حالات کے پیش نظر وصولی کے دیگر ذرائع بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ وصول کردہ رقم بہر حال ہر ماہ مرکز میں بھجوانی ضروری ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے التماس

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ان کے ضلع کی جملہ مجالس کی مالی پوزیشن بذریعہ سرکلر بھجوائی جا چکی ہے۔ جو حضرات تعلیمی اداروں جات میں ملازم ہیں۔ ان سے خصوصاً اور دیگر قائدین سے عموماً درخواست ہے کہ رخصت کے ان ایام میں اپنے ضلع کی مجالس کا دورہ کریں۔ جن مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے ان کے بجٹ بھجوائیں۔

۲۔ چندہ کی وصولی کا خاطر خواہ انتظام فرمائیں۔ کوئی رقم مقامی طور پر نہ پڑی رہے

۳۔ چندہ تعمیر ہال کی اہمیت کو واضح کریں اور مجالس کو معین پروگرام کے تحت وصولی کرنے کی تلقین کریں دورہ کی رپورٹ سے مرکز کو ضرور مطلع فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ریلوے ورکشاپ کیلئے امیدوار

عرصہ ٹریننگ ۴ سال۔ وظیفہ سال اوّل -/۴۰ دوم -/۶۵ سوم -/۷۰ چہارم -/۷۵

قابلیت کم از کم مڈل پاس۔ عمر ۱۵ تا ۱۸ سال ۲۲-۱۲-۱ تک۔ درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۶۷-۱-۱۵ رہائش کا سرٹیفکیٹ کسی گزیٹڈ افسر سے مع دو مصدقہ فوٹو۔ (پ ۔ ٹ ۲-۱۲-۶۶)

پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کیلئے آسٹرین گورنمنٹ کا وظیفہ ۶۸-۱۹۶۷ کیلئے

کم از کم قابلیت ایم۔ اے۔ ایم ایس سی۔ سیکنڈ کلاس اس مضمون میں جس میں سٹڈی کرنا ہو۔ آمد و رفت کا خرچ بذمہ امیدوار۔ انجینئرنگ مضامین کے لئے بی۔ ایس سی انجینئرنگ کی ڈگری۔ درخواست بجوزہ فارم پر بنام عتیق ظفر شیخ سیکشن افسر گورنمنٹ پاکستان وزارت تعلیم اسلام آباد ۶۷-۱-۱۵ تک۔ فارم مذکورہ دفتر سے۔ ملازمین اپنے افسروں کی معرفت درخواست دیں۔ عمر ۳۵ سال فارم منگوانے کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر لکھیں۔ جواب کے لئے لفافہ پر اپنا پتہ لکھیں اور ۵۰ پیسے کے ٹکٹ لگائیں۔ (پ ۔ ٹ ۱۲۴-۱۲-۶۶)

گیارہ نائب تحصیلداروں کی آسامیاں برائے امیدوار ملتان ڈویژن جو کم از کم ایف اے پاس ہوں۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال ۶۷-۱-۱ کو درخواست معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج ضلع متعلقہ کے ڈپٹی کمشنر کے نام ۶۷-۱-۱۰ تک۔ درخواست کے ہمراہ ذیل کے سرٹیفکیٹ ضروری ہیں۔

نقول۔ ۱۔ سرٹیفکیٹ میٹرک ۲۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ۳۔ رہائش کا سرٹیفکیٹ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے ۴۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ دو معزز افراد سے جو رشتہ دار نہ ہوں (پ ۔ ٹ ۳۸-۱۲-۶۶)

پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ کلرکوں کی آسامیاں پُر کرنے کے لئے ویٹنگ لسٹ تیار کرنی ہے۔ کم از کم قابلیت میٹرک۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے تمام مضامین میں آنے والے کو ترجیح۔ زائد ترقیاں تقرری کے وقت عمر ۱۸ تا ۲۳ سال ۶۷-۱-۱۶ کو۔

ٹسٹ کے مضامین ۱۔ انگریزی کا مضمون ۲۔ حساب ۳۔ جنرل نالج۔ ٹائپ۔ نقول سرٹیفکیٹ اور فوٹو کی مصدقہ کاپی ہمراہ درخواست ۶۷-۱-۱۶ تک

(ناظر تعلیم)

دعائے نعم البدل

کوئٹہ سے یہ خبر سنکر از حد افسوس ہوا کہ میرے ہم زلف مکرم کیپٹن راجہ محمد اسلم صاحب کا بچہ عزیز شعیب اچانک وفات پا گیا ہے۔ بچہ کو نمونیہ کا عارضہ ہو گیا اور ایک ہی دن میں اپنے مولیٰ کو پیارا ہو گیا۔ پہلا اور اکلوتا بچہ ہونے کی وجہ سے ہم سب کو بہت پیارا تھا۔ اسلئے صدمہ بھی زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کے والدین اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

بچہ کی تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بے مثال محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب اور جماعت کے دیگر افراد کو جنہوں نے پردیس میں اپنے ایک بھائی کا خیال رکھا جزائے خیر دے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

سعید احمد عالمگیر۔ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواست دعا: خاکسار کے اہل و عیال اکثر بیمار رہتے ہیں۔ جسکی وجہ سے بہت پریشانی رہتی ہے نیز خاکسار نے محکمانہ گریڈ کے حصول کیلئے کوشش کر رکھی ہے۔ احباب جماعت صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (راجہ بشیر الدین احمد مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● دمشق ۴ جنوری۔ کل شام اور اسرائیل کے درمیان دو مرتبہ زبردست جھڑپ ہوئی۔ دونوں ملکوں کی فوجوں کے درمیان کافی عرصہ تک دو مقامات پر فائرنگ ہوتی رہی۔ شامی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ شام کی فوج نے بحیرہ گلیلی کے شمال میں اسرائیلی کی تین چوکیوں کو تباہ کر دیا۔ متعدد اسرائیلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

دوسری جھڑپ اسرائیل کے گاؤں المغد کے قریب ہوئی۔ اس میں شامی فوجوں نے توپوں سے اسرائیل کی کئی چوکیوں پر شدید گولہ باری کی۔ اس جھڑپ میں ایک اسرائیلی فوجی زخمی ہو گیا۔

اسرائیل کی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا کہ دونوں ملکوں کی فوجوں کے درمیان سرحد پر جھڑپوں کا سلسلہ کل تیسرے پہر بھی جاری رہا۔ ترجمان نے الزام لگایا کہ شام کے متعدد فوجی غیر فوجی علاقے میں داخل ہو گئے جو بحیرہ گلیلی کے مشرق میں واقع ہے۔ انہوں نے خودکار چھوٹے ہتھیاروں سے اسرائیلی فوجوں پر فائرنگ کی جس کے جواب میں اسرائیلیوں کو بھی فائرنگ کرنا پڑی۔

یاد رہے کہ اسرائیل نے نومبر میں اردن پر زبردست حملہ کیا تھا لیکن اردن کی شیر دل فوج اور فضائیہ نے حملہ پسپا کر دیا تھا۔ سلامتی کونسل میں امریکہ اور برطانیہ اور روس نے بھی اسرائیل کے اس جارحانہ حملہ کی شدید مذمت کی تھی اس کے بعد سے اب تک اسرائیل کی اردن اور شام سے جھڑپیں جاری ہیں۔

● نئی دہلی ۴ جنوری۔ اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ وہ عنقریب سکھ ہوم لینڈ کے حصول کے لئے اپنے پروگرام کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دو مرتبہ بھارتی حکومت سے دھوکہ کھا چکے ہیں لیکن اس مرتبہ سکھ دو ٹوک فیصلہ کرا کے دم لیں گے۔ اور اگر آئین کے ذریعے انہیں اپنا حق نہ مل سکا تو ان کے پاس اس کے سوا چارہ نہیں رہے گا کہ وہ طاقت استعمال کریں۔

اکالی رہنما نے ان خیالات کا اظہار اپنے بیرونی دورہ سے واپسی پر کیا ہے۔

انہوں نے پہلی مرتبہ سنت فتح سنگھ پر نکتہ چینی سے گریز کیا جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس مرتبہ اکالی متحد ہو کر بھارتی حکومت کو اپنے مطالبات منوانے پر مجبور کریں گے۔

ادھر اکالی رہنما سنت فتح سنگھ نے بھارتی وزیر اعظم پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا ہے اور کہا کہ انہوں نے سکھوں سے جو وعدے کئے ہیں اگر پورے نہ ہوئے تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کل رات ایک بیان جاری کیا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ۲۹ دسمبر کو بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے سکھوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا تھا ورنہ ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی جس پر قابو پانا آسان نہ ہوتا۔

انہوں نے بھارتی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ٹال مٹول کر رہی ہے اور کہا کہ اسے فوری طور پر غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈہ بند کر دینا چاہیئے۔

● کراچی ۴ جنوری۔ مغربی جرمنی پاکستان کو ٹھوس اقتصادی امداد دے گا اس سلسلہ میں پاکستان کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے مغربی جرمنی کا ایک چھ رکنی وفد کل پاکستان کے آٹھ روزہ دورے پر کراچی پہنچ گیا۔ وفد کے سربراہ ڈاکٹر گفیڈ فریڈ نے بتایا کہ وہ پاکستان کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے ملک کے دونوں حصوں کا دورہ کرنے کے علاوہ صدر ایوب وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی اور منصوبہ بندی کمیشن کے وائس چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد سے ملاقات کریں گے۔ وفد میں مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ کے ارکان بھی شامل ہیں۔ وفد ۷ جنوری کو راولپنڈی روانہ ہو جائے گا جہاں وہ صدر ایوب سے ملاقات کرے گا۔

● کوالالمپور ۳ جنوری۔ ملائیشیا میں پاکستان کے ناظم الامور مسٹر ظفر الاسلام اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لئے آج کوالالمپور پہنچ گئے۔ اخبار نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ پاکستان اور ملائیشیا کے مفادات اور نظریات یکساں نوعیت کے ہیں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ صدر انجمن احمدیہ)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تنقیدی نشست

ربوہ ـــــ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۶ء

بوقت ۴ بجے شام بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک تنقیدی نشست منعقد ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو سلمان احمد نے کی۔ تلاوت کے بعد بزم کے معتمد منور احمد انیس نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی پیش کی۔ اس کے بعد بزم کے نگران محترم ناصر احمد پرواز نے "ناول کے عناصر ترکیبی" کے عنوان سے ایک پرمغز مقالہ پڑھا۔ شریک محفل حضرات نے اس مقالے پر تنقید کی بعدہٗ جناب عبد السلام اختر نے ایک نظم پیش کی۔ اس نظم پر تنقید کی گئی۔ اور بالآخر یہ تنقیدی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

(منور احمد انیس معتمد بزم اردو)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے

تمام سرمئی اور کاجلوں کا سرتاج

آنکھوں کے لئے مفید زیبی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ

جلد از جلد استعمال کیجئے بے حد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

الفضل

میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر)

درخواستِ دعا

برادرم محمد یونس صاحب جو نیشنل بنک آف پاکستان لاہور میں ملازم ہیں کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود ابھی افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ (محمد ارشد کارکن دفتر مشرقی افریقہ ربوہ)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بہت بابرکت مہینہ ہے اس میں سے بہت سے فوائد حاصل کر کے گزرو

جو اس مہینہ سے فائدہ اٹھانا چاہے گا اس پر خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ رمضان کی عظیم الشان برکات سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس رمضان میں سے بہت سے فوائد حاصل کر کے گزرو۔ اور خدا تعالے کی عبادت کرو۔ جب تمہارے ذریعے خدا تعالے کا نام روشن ہوگا۔ اور تم اس کے دروازہ پر جھک جاؤ گے تو کوئی تمہیں تباہ نہیں کر سکے گا۔ اور اگر تم اس کے دروازے سے ہٹ جاؤ گے۔ تو اس کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ وہ کسی اور قوم کو بھیجے گا۔ کیونکہ وہ ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ ایک باغبان باغ میں درخت لگاتا ہے لیکن جو بے پھل درخت ہوتا ہے اسے وہ کاٹ دیتا ہے۔ تاکہ وہ جگہ کو بے فائدہ نہ گھیرے۔ پھر وہ جلانے کے کام آتا ہے۔ تو یہ باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لگایا ہے اگر یہ پھل نہ دے گا تو اور باغ لگایا جائے گا۔ پس جو کوئی اس باغ میں بے پھل کھڑا ہے اس کو بہ نسبت اس درخت کے جو جنگل میں کھڑا ہے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ جنگل میں بے پھل اور خار دار درخت بھی کھڑے رہ سکتے ہیں۔ لیکن باغ میں ایسے درختوں کو ضرور کاٹ دیا جاتا ہے تم اس باغ کے درخت ہو تمہارے لئے اوروں کی نسبت زیادہ خطرہ کی بات ہے۔ اس لئے جو کوئی تم میں سے اپنے اندر بے پھل یا خار دار درخت کی سی خصلتیں دیکھتا ہے وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے تا پھل دار درخت بن سکے۔

تم روزوں میں خاص طور پر خدا تعالے کی عبادت میں لگ جاؤ تاکہ تمہارے لئے عید خوشی کا موجب ہو۔ عید کی تمہیں اس لئے خوشی نہ ہو کہ اس دن کھاؤ پیؤ گے بلکہ اس لئے کہ اس دن تم خدا کی خاص رحمتوں کے پھل اور میوے کھاؤ گے۔ عید کا دن تمہارے لئے اس لئے خوشی کا دن نہ ہو کہ دوستوں اور عزیزوں سے ملو گے بلکہ اس لئے کہ خدا کی اور مخلوق اس دن تم سے مل جائے۔

یہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔ جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے گا اس پر خدا تعالے کی بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی۔" (الفضل ۶۔ اگست ۱۹۱۴ء)

ولادت باسعادت

مکرم منیر الدین صاحب شمس ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس حال مقیم شکاگو (امریکہ) کو مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۶ء فرزند عطا فرمایا ہے۔

نومولود حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کا پوتا اور مکرم رشید احمد خاں صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات اور نعمتوں سے نوازے اور بہت بلند اقبال بنائے آمین۔ اللّٰھم آمین۔

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے چھوٹے بھائی عزیزم لطیف احمد فرسٹ سنٹرل سپیریئر سروسز میں انکم ٹیکس سروس کیلئے منتخب ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے (محمد احمد حامی گلیکسو لیب ریٹریز۔ ریٹالہ خورد)

"سکھوں کے مطالبات ہرگز تسلیم نہیں کئے جائیں گے"

"سنت فتح سنگھ سے کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا"

حیدرآباد دکن۔ ۴۔ جنوری بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کل واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دیا کہ حکومت ہند سکھوں کے مطالبات ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سنت فتح سنگھ سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا جو حکومت کے اس واضح موقف کے منافی ہو۔

بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے صاف لفظوں میں ایک بار پھر کہا کہ سنت فتح سنگھ کے مرن برت اور جل مرنے کی دھمکی سے وہ متاثر ہوئیں۔ اور نہ ان کی حکومت کا کوئی اور وزیر مرعوب ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ مرکزی حکومت نے پنجابی صوبہ کے متعلق جو موقف اختیار کیا تھا وہ اس پر سختی سے قائم رہی۔ اور جب سنت فتح سنگھ سے بات چیت شروع ہوئی تو یہ موقف بات چیت کی بنیاد کا کام دے رہا تھا۔ انہوں نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا کہ انہوں نے پنجابی صوبہ کے بارے میں جان کی بازی لگانے کے دعوے دار سنت فتح سنگھ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا جو حکومت کے سابق موقف کے منافی ہو۔ مسز اندرا گاندھی نے گورو شنکر اچاریہ کے مرن برت کا ذکر کرتے ہوئے صاف الفاظ میں یہ کہا کہ گاؤ کشی کی بندش کا مسئلہ مرکز سے نہیں صوبوں سے متعلق ہے۔ اس وقت بھی بیشتر صوبوں میں گائے کے ذبیحے پر بندش ہے۔ اور جن صوبوں میں بندش نہیں مرکزی حکومت انہیں ایسا کرنے کے لئے تحریک کر رہی ہے۔ لیکن مرن برت کی دھمکی دے کر مرکزی حکومت کو کسی غیر آئینی حرکت پر آمادہ نہیں کیا جا سکتا۔

محترمہ اصغری خاتون صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔۔۔ مکرم بشیر الدین صاحب بھاگلپوری حال دار الرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ محترمہ اصغری خاتون صاحبہ مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۶ ہجری بروز جمعۃ المبارک بوقت سوا دو بجے دوپہر پھیپھڑے میں ہیمرج ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ ۳۱ر دسمبر کو نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ پابند صوم صلوٰۃ، تہجد گزار نہایت ملنسار، خوش خلق، طبیعت کی سخی اور غریب پرور خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ مرحومہ نے سات بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹی اور دو بیٹے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴